سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

توحید خالص، والدین سے حسن سلوک اور صغائر سے اجتناب

نحمده ونصلى على رسوله الكريم صلى الله عليه وسلم اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ [الانعام: 151]

ترجمہ: ''کہہ دو تم آؤ میں سنا دوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو، اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور نہ مار و اپنے اولاد کو مفلسی (کے خوف) سے، رزق ہم دیتے ہیں تم کو اور ان کو اور بے حیائی کے قریب مت جاؤ خواہ ظاہری ہو یا باطنی، اور قتل نہ کرو اس جان کو جس کا قتل حرام کیا اللہ نے مگر حق پر تم کو یہ حکم کیا جاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔''

وعن عائشه رضى الله عنها ان رسول الله ﷺ قال يا عائشةؓ اياک و محقرات الذنوب فان لها من الله طالباً (رواه ابن ماجه والدارمی)

ترجمہ:۔ ''حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اے عائشہ تم اپنے آپ کو ان گناہوں سے بھی دور رکھو جن کو بہت معمولی اور حقیر سمجھا جاتا ہے کیونکہ اللہ کے دربار میں (حاضری کے موقع پر) ان (گناہوں کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔''

توحید خالص:

تلاوت کردہ آیت کے ضمن میں گزشتہ جمعہ کو جن گناہوں سے رب العالمین نے انسانوں کو منع فرمایا ان میں سے شرک کی مذمت میں نے عرض کی کہ اللہ وحدہ لاشریک، بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ اسکا کوئی ہم جنس ہے تمام عبادتوں کا مستحق وہی ذات اقدس ہے وہ اپنی صفات عالیہ اور ذات و اعمال میں یکتا

ہے۔ عالم کون ومکان کے اشیاء اسی کی تخلیق کردہ ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں ساری کائنات اسکی محتاج ہے۔
اسی بے مثل ذات باری کا ارشاد ہے۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (سورۃ حم سجدہ)

ترجمہ: نہ سورج کا سجدہ کرو، نہ چاند کو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے تم کو پیدا کیا اگر تم خدا کی عبادت کرتے ہو"

شرک ایسا نا قابل معافی جرم ہے کہ مالک الملک نے شرک کے ارتکاب کرنے والے کے بارے میں سخت ترین وعید فرمائی۔

اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (مائدة)

ترجمہ: "کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے تو اللہ اسپر جنت حرام کر چکا اور اسکا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظلم کرنے والوں یعنی مشرکوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا"

اللہ سب کو ایمان کامل کے نعمت سے مالا مال فرما کر شرک سے محفوظ رکھے۔ اگر اسی عقیدہ پر ہم اور آپ مضبوطی سے قائم رہے تو اللہ کے علاوہ اور کسی کے در پر سر جھکانے کا خیال بھی دل میں پیدا نہ ہوگا۔

والدین سے حسن سلوک:

محترم حاضرین اس آیت کریمہ میں دوسرا حکم والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ہے۔ اس دنیا میں انسانیت کے صلاح و کامیابی کے لئے یہ بات انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ کہ ایک دوسرے کے باہمی حقوق کی بجا آوری میں شریعت مطہرہ ہم سے جو مطالبہ کرتا ہے کہ اس عمل میں اس شرط کو ملحوظ رکھا جائے کہ قرابت کے اعتبار سے کون سا رشتہ زیادہ گہرا ہے اور سب سے زیادہ قریب ہے اس پر غور کرنے کے بعد یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قرابت کے لحاظ سے والدہ کا رشتہ سب سے زیادہ گہرا اور زیادہ قرب والا تعلق ہے۔ ماں کے بعد باپ پھر دوسرے رشتہ دار، عزیز اقارب ہیں۔

والدہ کے حقوق:

یہی وجہ آنحضرت ﷺ سے حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ کے واسطہ سے جو روایت مروی ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انسان پر والدین کے ساتھ اعلیٰ سلوک کے سلسلہ ہیں جو حقوق لازم ہیں ان میں ماں کا حق باپ سے تین گنا زیادہ ہے۔ حمل اٹھانے اور اسکے تکالیف برداشت کرنے کے ساتھ دودھ پلانے کے صبر آزما مراحل کو انتہائی خندہ پیشانی سے قبول کرتی ہے۔

عن ابی ہریرہ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ابوک وفی روایۃ

قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم ادناک ادناک متفق علیہ

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری اچھی رفاقت (یعنی حسن سلوک) کا سب سے زیادہ مستحق فرد کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا تمہاری والدہ۔ اس شخص نے دوبارہ عرض کیا کہ پھر کون آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری والدہ۔ اس شخص نے تیسری بار پوچھا یا رسول اللہ پھر کون آنحضرت ﷺ نے تیسری بار جواب میں فرمایا تمہاری والدہ۔ اس شخص نے چوتھی بار پوچھا پھر کون حضور ﷺ نے فرمایا تمہارا باپ، پھر تمہارا وہ رشتہ دار جو نزدیک کی قرابت رکھتا ہو۔"

حضور کی بار بار تاکید سے اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ اولاد اگر تمام عمر والدین کی خدمت گزاری میں صرف کردے وہ کبھی اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ان کے خواھشات ومطالبات شریعت اور دین کے حدود وقیود کے اندر ہوں ورنہ لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق" جیسا پیغمبری حکم ہمارے لئے رہنمائی حاصل کرنے کیلئے کافی ہے کہ حکم خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہی مسلمانی ہے اگر اسکے خلاف والدین یا دنیا کا کوئی محبوب ترین فرد بھی کسی غیر شرعی عمل کرنے کا حکم دے تو اسے رد کرنا ہی صحیح مسلم ہونے کا ثبوت ہے۔

خلاصہ یہ کہ والدین کے مجازی مربی اور پرورش کرنے کے پیش نظر اولاد پر ماں باپ کا بڑا احسان ہے اس فرمانبرداری اور خدمت گزاری کو اللہ جل جلالہ نے فرض کردیا۔ قابل توجہ اور اہم بات یہ ہے کے قرآن میں جہاں پر رب کائنات نے اپنی عبادت کا حکم دیا ہے وہاں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ قَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (بنی اسرائیل ۲۳)

ترجمہ: "اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت مت کرو اور ماں باپ کیساتھ اچھا سلوک کرو"

اسی طرح دوسرے جگہ ارشاد ہے اللہ نے جب بنی اسرائیل سے وعدہ لیا تو اس موقعہ پر بھی اللہ تعالیٰ نے عقیدہ توحید کا ذکر کرنے کے فوراً بعد دوسرا حکم والدین کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کا دیا ہے۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (بقرہ: ۸۳)

ترجمہ:۔ جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد و اقرار لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت مت کرنا اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت گزاری کرنا۔

سورۃ نساء میں مالک الملک کا فرمان ہے۔

واعبدو اللہ ولا تشرکوا بہ شیأ وبالوالدین احساناً

وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ

والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل (النساء)

ترجمہ: اور بندگی کرو اللہ کی۔ اور کسی کو اسکا شریک نہ بناؤ، ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ قرابت داروں، مسکینوں اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ اور رشتہ دار پڑوسی، اجنبی ہمسایہ سے، پاس بیٹھنے والے سے اور مسافر سے احسان کا برتاؤ کرو"

رب کی عبادت والدین کی اطاعت:

دوستو! غور فرمائیں سب سے مقدم اللہ کا حق پھر ماں باپ کا اسکے بعد تعلق داروں کا درجہ بدرجہ اپنی اطاعت کے بعد اللہ تعالیٰ والدین کی خدمت کا حکم فرماتے ہیں وجہ یہ کہ ہر انسان کو پیدا کرنے والی ذات تو صرف اللہ تعالیٰ ہیں مگر ظاہری طور پر اس فانی دنیا میں آنے کا سبب والدین ہیں۔ حقیقتاً ربوبیت کرنے والا تو اللہ ہی ہے مگر عالم اسباب میں تربیت کا ذمہ بظاہر والدین ادا کررہے ہیں تو گویا انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد کسی چیز کی ضرورت پیش آتی ہے تو وہ والدین ہیں اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنا حق بیان کرنے کے بعد والدین کا حق بیان فرمایا۔

بعد الوفات والدین کے ساتھ حسن سلوک:

زندگی میں تو قرآن وسنت انتہائی تاکید سے والدین کے ساتھ احسان کرنے پر زور دے رہے ہیں اسی طرح قرآن وحدیث کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا خوش قسمت اولاد وہ ہے کہ وہ اپنے والدین کو ان کے موت کے بعد بھی دعاؤں میں یاد رکھیں یہ دعوات صرف موت کے بعد خاص نہیں بلکہ ان کی زندگی میں بھی ان کیلئے نفع بخش اور اولاد کی عادت مندی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ ان کے مربی ہونے اور پرورش کے کٹھن مراحل طے کرنے ہی کی وجہ سے زندگی اور موت کے بعد بھی اللہ نے ان کے حقوق کو فوقیت دی آپ اور تمام انسانوں کو ان کے لئے دعاؤں کا طریق اور الفاظ بھی منزل من اللہ ہیں ارشاد باری ہے:

رب ارحمهما كما ربياني صغيرا

"اے میرے رب جسطرح انہوں نے مجھے بچپن سے پالا ہے اور میرے حال پر وہ رحم کرتے ہیں"

ایک اور دعا ان کلمات مبارکہ میں قرآن مجید میں آپ تلاوت کے وقت پڑھتے رہتے ہیں۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراهيم ۔ ۴۰)

ترجمہ: "حضرت ابراہیمؑ نے دعا کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا اے ہمارے پروردگار جس دن اعمال کا محاسبہ ہو گا مجھ کو اور میرے والدین اور تمام مومنوں کو مغفرت سے نوازیں۔"

والدین جنت کے دروازے:

معزز ساتھیو! اگر کسی نے ماں باپ کی زندگی میں ان کی فرمانبرداری نہ کی اور ان کو خوش رکھنے کی بجائے ان کی ناراضگی پر

اڑار ہا جسکی وجہ سے حضور ﷺ کے فرمان کہ "الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فحافظ علی الباب او ضیع" کہ باپ جنت کے دروازوں میں بہترین دروازہ ہے (اگر ان کو راضی رکھا جائے) جنت میں داخل ہوگا۔ اور اگر نا خلف اولاد کی طرح اس دروازہ کو ضائع کر دیا۔ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق کہ ماں باپ کا نافرمان جنت میں داخل نہ ہوگا کے خطرات اور پریشانی سے ان کے موت کے بعد سامنا ہو تو بالمومنین رؤف الرحیم نے اس وبال سے بچنے کا شفقت ومحبت سے بھرا نسخہ بھی تجویز فرمادیا

والدین کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام:

وعن انس قال قال رسول الله ﷺ ان العبد لیموت والده او احدهما وانه لهما لعاق فلا یزال یدعو لهما ویستغفر لهما حتی یکتب الله باراً (رواه البیهقی)

ترجمہ: حضرت انسؓ روایت کررہے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا جب کسی ایسے بندے کے ماں باپ مرجاتے ہیں یا ان میں سے ایک اس دنیا سے رخصت ہو جائے جسکے والدین یا ان میں سے ایک اس بندے سے ناراض فوت ہو چکے ہوں اور پھر ان کے انتقال کے بعد یہ بیٹا یا بیٹی ان کے (رفع درجات) اور مغفرت کیلئے مسلسل دعائیں کرتا رہے تو اللہ تعالی اسے (نافرمان کی بجائے) نیکوکاروں کی فہرست میں شامل کر دیتا ہے۔ والدین کی توہین بے قدری اور نافرمانی کی سزا نہ صرف یہ کہ آخرت میں عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ اس جرم کے سزا دنیا سے شروع ہو جاتی ہے اسی کی طرف اشارہ آنحضرت ﷺ نے اپنے ایک فرمان میں فرمایا ہے۔

وعن ابی بکرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ کل الذنوب یغفر الله منها ماشاء الله الاعقوق الوالدین فانه یعجل لصاحبه فی الحیوة قبل الممات (رواه البیقی)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ شرک کے علاوہ تمام گناہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالی ان میں سے جس قدر چاہے بخش دیتا ہے ماسوائے ماں باپ کے نافرمانی کے جرم کو اسے نہیں بخشتا۔ بلکہ رب العالمین ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو موت سے پہلے اسکی زندگی میں جلد ہی سزا دے دیتا ہے۔

والدین کے نافرمان کو دنیا میں سزا مل جاتی ہے

اور حاضرین جس طرح اصدق القائلین ﷺ کے تمام اقوال حرف بہ حرف سچے ثابت ہو کر ظہور پزیر ہو رہے ہیں اس گفتہ کا اثر بھی اس دنیا میں ہی دیگر سزاؤں کے علاوہ اس صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے کہ والدین کے ساتھ زیادتی کرنے والوں سے ان کی اولاد اسکے سلوک سے بھی بدتر اور اذیت ناک معاملہ کر کے اس کی زندگی کو جہنم کدہ میں تبدیل کر دیتا ہے اور اس جزاء وسزا کا معائنہ آپ حضرات روزانہ اپنے گردوپیش میں کرتے رہتے ہیں۔ حضرت جبرائیل آمین نے جن تین اشخاص کے حق میں بددعا کی وہ مشہور حدیث تو آپ لوگ اکثر بیشتر رمضان کے فضائل کے سلسلہ میں رمضان کے موقع پر سنتے

رہتے ہیں ان تین بدقسمت افراد میں وہ شخص بھی شامل ہے جس نے جنت کے دو دروازے یعنی والد اور والدہ کے خدمت کا موقع پالیا مگر اس نے اس کو ضائع کردیا۔

والدین کے نافرمان کے لئے حضورﷺ و جبریل کی بددعا:

حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے:

قال قال رسول الله ﷺ احضرو المنبر فحضرنا فلما ارتقیٰ درجة قال امین فلما ارتقی الدرجة الثانیه قال آمین فلما ارتقی الدرجة الثالثه قال آمین فلما نزل قلنا یارسول الله لقد سمعنا منک الیوم شیئاً ماکنا نسمعه قال ان جبرئیل عرض لی فقال بَعُدَ من ادرک رمضان فلم یغفرله قلت آمین فلما رقیت الثانیه قال بَعُدَ من ذکرتُ عنده فلم یصل علیک قلت آمین فلما رقیت الثالثه قال بَعُدَ من ادرک ابویه الکبر او احدهما فلم یدخلاه الجنة قلت آمین.

ترجمہ: حضورﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگوں نے ان کے حکم کی تعمیل کی۔ جب آپﷺ نے منبر کے پہلے سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے پر قدم رکھا پھر فرمایا آمین۔ جب تیسرے پر قدم رکھا تو کہا آمین۔ جب خطبے سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہﷺ جب آپ منبر کے پہلے سیڑھی سے اترے ہم نے آپ سے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ (اسی طرح دوسرے اور تیسرے سیڑھی سے) آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت حضرت جبرائیلؑ میرے سامنے آئے (جب پہلے سیڑھی پر قدم رکھا) انہوں نے فرمایا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا موقع پایا (جس میں اللہ کی رحمت اور بخشش کی بارش ہوتی ہے) پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی تو میں نے آمین کہا۔ جب دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو پھر (جبرائیلؑ) نے فرمایا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپﷺ کا نام اور ذکر ہو اور وہ تجھ پر درود نہ بھیجے تو میں نے کہا آمین اور جب پھر تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو (جبرائیلؑ) نے فرمایا کہ جسکے سامنے اسکے والدین یا ان میں سے ایک بڑھاپے میں موجود ہو اور وہ اسکے جنت میں داخلہ کا ذریعہ نہ بنیں تو میں نے آمین کہا۔ بددعا دینے والا جبرائیل جسے قرآن میں روح الامین کے لقب سے اللہ نے یاد فرمایا اور اسپر آمین کہنے والا سرکار دو عالم رحمۃ العالمین شفیع المذنبینﷺ ہیں۔ انکی بددعا اور اس پر آمین کہنے والے کے ایسے سخت جملوں کے بعد بے نیازی برتنے والے اپنے انجام پر غور کرلیں۔

اولڈ ہوم متعفن مغربی تہذیب کا تحفہ ہے:

محترم حاضرین! ہمیں غیر مسلموں کی مادر پدر آزادی اور نام کے مسلمانوں کی فکری آوارگی اور جدت پسندی کے خیالات سے ہر صورت میں اپنے آپ کو محفوظ رکھ کر والدین کی اسی قدر و عظمت سے پیش آنا جس سلوک اور تصور کی تاکید ہمیں اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے انتہائی شدت سے دی ہے، عمل کرنا چاہیے۔ والدین کے ساتھ وہ معاملہ جو غیر مسلموں کے نام و نہاد تہذیب کا حصہ ہے اپنے ماں باپ جن کو عمر کے اس حصہ میں ان کو اولاد کی خدمت کرنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے، عضو معطل سمجھ کر گھر سے نکالنے کے بعد اولڈ ایج ہاسٹلوں میں تنہا پھینک دیتے ہیں ان کی موت تک ان کی زندہ اور مردہ ہونے کا بھی نہیں پوچھتے' یہ اولڈ ہوم متعفن مغربی تہذیب کا تحفہ ہے۔

گناہوں کو چھوٹا اور غیر اہم نہ سمجھو:

رب العالمین ہم سب کو اس بدترین سلوک سے محفوظ رکھے۔ تلاوت کردہ آیت کریم میں تیسرا حکم اولاد کو بھوک و افلاس کے خوف سے قتل کرنے سے منع اور اسکے بعد منکرات و فواحش اور ناحق قتل سے بچنے کے احکامات ہیں۔ جن کے بارے میں انشاء اللہ اگلے موقع پر عرض کردونگا۔ آج آیت مبارکہ کے بیان کے بعد ایک حدیث مبارکہ کا ذکر کیا تھا۔ اسکے بارے میں صرف اتنا عرض ہے۔ آیت میں جن اعمال کا ذکر ہے وہ کبائر گناہ میں شمار ہو کر ان کے ارتکاب پر تو سخت باز پرس اور سزا ہو گی مگر بعض ایسے عمل ہیں جنہیں انسان چھوٹے اور معمولی گناہ سمجھ کر کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ جس کے کرنے کے بعد اسے گناہ کے طور پر نہیں سمجھا جاتا اور نہ ان سے استغفار کی فکر لاحق ہوتی ہے۔ حالانکہ صغیرہ گناہ کے ازالہ طرف توجہ نہ دینا اور اسپر بار بار اصرار کرنے سے وہ گناہ کبیرہ کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ اللہ کی شان کریمانہ ہے کہ کئی دفعہ کبیرہ گناہ کو معاف کر دیتا ہے اور صغیرہ اور جس گناہ کو معمولی سمجھا جاتا ہے اس پر گرفت فرما کا بندہ عذاب کا حقدار بن جاتا ہے۔ آگ کی معمولی چنگاری اور بجلی کے شارٹ سرکٹ spark سے بڑی عمارات کو ویرانوں اور کھنڈرات میں تبدیل کر دیتی ہے۔

محترم ساتھیو گناہ کو کبھی چھوٹا اور غیر اہم مت جانو۔ چور جب چوری کرتا ہے ابتداء اس کی مرغی کے انڈے یا دو چار روپے کی چیز سے ہوتی ہے۔ جب ابتداء سے ہی نہ روکا جائے اس کے دل سے چوری کی برائی کا تصور ختم ہو کر اس سے بڑا ڈاکو بن جاتا ہے۔ جسکی ذلت اور رسوائی کی سزا اسے سر عام بھگتنا پڑتی ہے۔ اس لئے جب بھی چھوٹے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو جائے فوراً اللہ سے بخشش کی دعا اور آئندہ نہ کرنے کا عزم مصمم کرنا چاہیے۔

رب العزت مجھے اور آپ کو شرک، والدین کی نافرمانی اور کبائر و صغائر ہر قسم کے معاصی سے محفوظ رہنے کی توفیق نصیب فرما دیں۔ آمین